تصورِ حیات کے ماتحت ایک شخص یہ عقیدہ رکھنے پر مجبور ہے کہ اگر اس نے خدا کے کسی بندہ کے ساتھ ناانصافی کی یا اس کی حق تلفی کی ہے تو اگرچہ اس کی دولت و ثروت اور طاقت و قوت کی وجہ سے یہاں کی حکومت۔ اور قانون۔ عدالت اور پولیس اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے لیکن بحکم "فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شراً یرہ" خدائے احکم الحاکمین کو وہ کوئی جل نہ دے سکے گا اور اس کی پکڑ سے بچ کر کہیں پناہ نہ لے سکے گا۔ اسی تصورِ حیات اور اس کے پس منظر میں اسی عقیدۂ یوم آخرت کا یہ اثر تھا کہ محمد بن تغلق اور فیروز شاہ تغلق جیسے باجاہ و جلال بادشاہوں نے معمولی حیثیت کے ہندوؤں کے استغاثہ پر اپنے آپ کو بے تکلف قاضی کی عدالت میں جواب دہی کے لئے پیش کر دیا اور قاضی کا فیصلہ ایک معمولی حیثیت کے انسان کی طرح بصد رضا و رغبت سنا اور اُس کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیا ہے اور یہ ایک دو نہیں تاریخ میں اس طرح کے سینکڑوں واقعات ملیں گے۔

اسلامی جمہوریہ ہونے کی بنا پر پاکستان کی اقلیتیں پاکستان گورنمنٹ اور وہاں کی اکثریت کے ہاتھوں میں اللہ کی ایک امانت ہیں، اور پیغمبر اسلام صلی اللہ کے ارشاد "کلکم مسئول عن رعیتہ" کے مطابق ان کا یہ فرض ہے کہ ان اقلیتوں کے ساتھ صرف مساوات اور برابری کا نہیں بلکہ ایثار۔ فیاضی اور کشادہ دلی کا معاملہ کریں۔ اسلام میں تالیفِ قلب کی بڑی اہمیت ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مولفۃ القلوب کو عام مسلمانوں سے زیادہ حصہ دیا کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ غزوۂ حنین کے موقع پر انصار مدینہ کو اس پر کچھ شکایت ہوئی تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت غضبناک ہو کر ایک تقریر کی اور اس میں آپ نے فرمایا کہ اے انصار تم تو مسلمان ہو۔ اسی لئے میں نے تم کو اسلام کے حوالے کر دیا ہے۔ رہے یہ لوگ تو میں ان کی تالیفِ قلب (دل جوئی) کرتا ہوں۔ تم اس پر کیوں برا مانتے ہو" بہر حال پاکستان نے اپنے متعلق "اسلامی جمہوریہ" کا اعلان کر کے ایک بہت بڑی ذمہ داری اپنے سر لی ہے آئندہ تاریخ بتائے گی کہ پاکستان نے اس اعلان کے ذریعہ اسلام کی آزمائش اور جانچ کا جو موقع دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اس میں کہاں تک وہ اپنے حسنِ عمل و کردار سے اسلام کو نیک نام ثابت کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ ہمارا یہ پڑوسی ملک صحیح معنی میں اسلامیہ جمہوریہ ہو اور وہ اپنے عمل اور حسنِ اخلاق و بلند کردار کا ایسا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرے جو خدا ناشناس جمہوریتوں کے لئے لائقِ تقلید ہو اور جس سے دنیا میں انسانیت نوازی شرافت و حریت اور امن پسندی و صلح گستری کی اعلیٰ مثال قائم ہو۔

جمعہ جمعہ ابھی اسٹالن کو مرے ہوئے دن ہی کتنے ہوئے ہیں کہ اس کی جھوٹی اور مصنوعی عظمت و بزرگی کی مردہ لاش کو خود اس کے ساتھیوں نے قبر سے اکھاڑ کر اسے برہنہ کرنا شروع کر دیا ہے ابھی چند روز پہلے کوئی تصور بھی کر سکتا تھا کہ خود اسٹالن کے ملک میں اس کے پرانے دوست اور رفیق گھر کے بھیدی بن کر اٹھیں گے اور دنیا کے عظیم ترین انسان کی شہرت و نیک نامی کے لنکا کو ڈھا کر رہیں گے۔ انسانیت نوازی مساوات پسندی۔ بے لوث خدمت بنی آدم۔